به عالمِ پاک کرد رحلت رئیس احرار افضل حق
که بندۂ بود پاک گفتار، پاک کردار، پاک طینت
زہے امیر فقیر سیرت کہ ہمنوا بود با گدایاں،
خوشا فقیرے بلند ہمت کہ با شہاں داشتہ رقابت
چہ غمگسارے کہ یک حدیثش ربودہ غم از دلِ رفیقاں
چہ ہم صفیرے کہ یک نوالیش بہ ہمرہاں داد درس ہمت
چہ نکتہ دانے کہ خامۂ او نگاشتہ حرفِ زندگی را
بہ دل نشیں طرزِ خوش بیانی بہ خوش تریں شیوۂ فصاحت
وداع جاں کرد در دستانش چو فکرِ سال وفات کردند
ندائے از غیب آمدہ ۔ آہ امام احرار کرد رحلت

۱۳۶۰ ھ

(صوفی غلام مصطفےٰ تبسم)

خمخانۂ احرار

یہ نظم مولانا ظفر علی خاںؒ نے مفکر احرار چودھری افضل حق کی وفات پر لکھی تھی:۔

رونقِ کاشانۂ ابرار افضل حق سے تھی
مستیٔ خمخانۂ احرار افضل حق سے تھی
اک کرشمہ تھا یہ اُس کی ہمت مردانہ کا
لرزہ براندام اگر سرکار افضل حق سے تھی
ذرہ ذرہ کہ رہا ہے وادیٔ کشمیر کا
کامیاب احرار کی یلغار افضل حق سے تھی
ہے گواہ اس پر کتاب زندگی کی سطر سطر
شوخیٔ و رنگینیٔ افکار افضل حق سے تھی
اس کی مرگِ ناگہاں گھر کو نہ لے بیٹھے کہیں
کیونکہ پشتیبانیٔ دیوار افضل حق سے تھی

ساحر لدھیانوی

افضل نہیں اربابِ وطن میں

مت سوچ کہ افضل نہیں اربابِ وطن میں
جو آگ سلگتی رہی اُس شیر کے دل میں
بیزار غلامی سے ہیں روحیں کہ نہیں ہیں
بجلی سی ہر اک ذہن کے آئینہ میں رقصاں
پھیلے ہوئے طبقات کی بڑھتی ہوئی تنظیم
جس دیس میں سانسوں پہ بھی تعزیر تھی اک دن

یہ دیکھ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے
اس آگ سے ہر روح تپاں ہے کہ نہیں ہے
سرکش سا ہر اک پیر و جواں ہے کہ نہیں ہے
شعلہ سا ہر اک دل میں نہاں ہے کہ نہیں ہے
آزادیٔ عالم کا نشاں ہے کہ نہیں ہے
وہ شعلہ وصرصر کا جہاں ہے کہ نہیں ہے

بیدار جوانوں کی نگاہوں کا تمکن
ناموسِ وطن کا نگراں ہے کہ نہیں ہے